www.novelsclubb.com
زیست
جویریہ عطا الرحمن
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

زیست

از

جویریہ عطاءالرحمان

www.novelsclubb.com

یہ ایک بڑے سے ہال نما کمرے کا منظر تھا۔دراز قد کھڑکیوں سے دھوپ چھن چھن کر اندر آرہی تھی۔

اس وقت وہ اپنے سٹول پہ بیٹھی نہایت انہماک سے سامنے پڑے کینوس پر کچھ بنانے میں مگن تھی۔اس کے ہلکے گھنگریالے بال جو کندھوں سے تھوڑے نیچے آتے تھے،اس وقت ان کو کھلا چھوڑا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں جابجا مختلف سائز کے ڈھیر سارے کینوس بکھرے پڑے تھے۔لیکن جس حصے میں وہ بیٹھی تھی وہ قدرے صاف تھا۔البتہ وہ اپنے پاس مختلف کلرز اور ڈھیروں پینٹ برش پھیلائے بیٹھی تھی۔

پیچھے پڑے کینوس کے ڈھیر میں سے کچھ کینوس اب تک خالی تھے۔کافی سارے کینوس پر پینٹنگز بنائی گئی تھیں۔

لیکن۔۔۔۔

ان میں سے چند ایک ہی پایۂ تکمیل تک پہنچی تھیں۔اور باقی کی آدھی ادھوری پینٹنگز اپنے ادھورے پن پہ ماتم کناں تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس کے ہاتھ کی بنی پینٹنگز اس کے اندر کے فنکار کی مہارت کا منہ بولتا ثبوت تھیں۔ یہاں تک کہ جو پینٹنگز کا ڈھیر ادھورا تھا وہ بھی اس کے ہنر کا عملی نمونہ تھا۔لیکن شاید ان پینٹنگز کی قسمت میں ہی ادھورا رہ جانا لکھا تھا۔

پیچھے پڑی پینٹنگز میں اس وقت مایوسی چھائی تھی۔ایسا لگتا تھا کہ وہ سب بڑی حسرت لیے وہاں موجود تھیں۔

"کیا ہم سب کو بھی کبھی مکمل کیا جائے گا؟"

کمرے کی فضا میں اکثر ایک بے بس سا سوال رچ بس کر ان پینٹنگز کی مایوسی میں اضافہ کر دیا کرتا تھا۔اس وقت بھی کچھ ایسی ہی صورتحال تھی،پر اس سب سے بے خبر وہ ابھی تک اپنے کام میں مگن تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے ہاتھ بڑے ماہرانہ انداز میں کینوس پر چل رہے تھے۔جب اچانک اس نے رُک کر اپنی بنائی پینٹنگ کا جائزہ لیا تھا۔

پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے وہ اس بات کا اندازہ لگا چکی تھی کہ یہ بھی ان چند خوش قسمت پینٹنگز میں شامل ہونے والی تھی جو تکمیل کا شرف حاصل کر چکی تھیں۔بس کچھ ہی کام باقی تھا۔وہ پاس پڑا پینٹنگ برش اٹھا کر دوبارہ کینوس کی طرف متوجہ ہوئی۔
ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ دروازے کے چرچرانے کی آواز پر اس کے ہاتھ رکے تھے۔

اندر آنے والی کو دیکھ کر ایک نرم سی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا میں اندر آسکتی ہوں؟"

مقابل نے نہایت نرم لہجے میں اجازت طلب کی تھی۔

"ہاں! آؤ نا اریبہ"

اریبہ کے اندر آتے ہی اس نے کینوس پر ایک نظر ڈالی تھی۔اریبہ بھی اس کی پشت پر کھڑی کینوس کو غور سے دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کچھ مسنگ لگ رہا ہے؟"

اس نے اریبہ کو مخاطب کیا

ہاں! تمہارا نام۔۔۔۔۔۔

ایک دفعہ پھر اس نے مسکرا کر برش تھاما اور کینوس کے آخر میں چھوٹا سا کر کے

"ماہی" لکھ دیا۔

پرفیکٹ!

NC

" کہاں گم ہو اریبہ! کوئی بات کرو"

اریبہ کی غیر معمولی خاموشی نوٹ کر کے ماہی نے اسے مخاطب کرنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"ماہی! یہ تم نے شام کا کوئی منظر بنایا ہے؟"

اس نے کینوس پر موجود ڈھلتے سورج کو دیکھ کر قیاس آرائی کی تھی۔

"نہیں تو!"

ماہی کا انداز مصروف سا تھا۔وہ اس وقت اپنے پینٹ کلرز اور برش سمیٹنے میں مگن تھی۔

اب کی بار اریبہ نے بہت غور سے کینوس کا دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

کینوس پہ مٹی کا ایک بل کھاتا نہایت طویل راستہ بنایا گیا تھا۔اس راستے کے دونوں اطراف میں دو دو قطاریں تھیں۔

دائیں جانب کی پہلی قطار کے آغاز کے کچھ حصے پر بہت خوبصورت پھول بنائے گئے تھے۔لیکن ان پھولوں کا سلسلہ ختم ہوتے ہی آگے کے کچھ حصے پر خشک اور زرد پتے تھے۔پہلی قطار میں اسی طرح وقفے وقفے سے کبھی خوش نما پھول اور کبھی زرد پتے تھے۔اس قطار کا اختتام نہایت خوبصورت سبزہ زار پہ کیا گیا تھا۔

تھوڑے وقفے پہ بنی دائیں جانب کی دوسری قطار کا آغاز زرد پتوں سے کیا گیا تھا۔ اس ساری قطار میں زرد پتے بھر دیے گئے تھے۔ لیکن اختتام خوبصورت تھا۔ اختتام کے کچھ حصے پر نہایت خوبصورت پھولوں کی رہگزر کے بعد حدِ نگاہ تک سبزہ زار تھا۔

اریبہ کی آنکھوں میں الجھن نمایاں ہونے لگی تھی۔اس نے دائیں جانب سے نظر ہٹا کر بائیں جانب کی قطاروں میں نظر دوڑانی شروع کی۔

بائیں جانب کی پہلی قطار کا آغاز دائیں جانب کی پہلی قطار کی طرح نہایت خوبصورت تھا۔یہ قطار بھی کبھی پھولوں کی چادر اور کبھی خشک اور زرد پتوں سے

بھری گئی تھی۔جب بھی پھولوں کا سلسلہ تمام ہوتا تو ایسا لگتا کہ جیسے خزاں ہر سو اپنا بسیرا کر رہی ہے۔اور پھولوں کا سلسلہ شروع ہوتے ہی بہار کے آنے کی نوید ملتی تھی۔اس قطار کا اختتام خار دار پہ ہوا تھا۔حدِ نگاہ تک وہ زہریلے کانٹے بھرے گئے تھے۔

قدرے فاصلے پر بنائی گئی دوسری قطار بہت خوبصورت تھی۔جا بجا نہایت خوبصورت پھول بکھیرے گئے تھے۔مختلف پھولوں کی رہگزر بہت بھلی معلوم ہوتی تھی لیکن اس قطار کا اختتام خوبصورت نہیں تھا۔آخر کے حصے پر کانٹے تھے۔نہایت زہریلے اور نوکیلے کانٹے۔

اور ان طویل قطاروں کے سلسلے سے اوپر کے حصے کو ہلکا نیلا رنگ استعمال کر کے آسمان کی شکل دی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

آسمان پہ ایک بے نیاز سا سورج بنایا گیا تھا۔جو غروب ہونے کے قریب تھا۔اس ڈوبتے سورج میں سے روشنی کو آخری کرن پھوٹ رہی تھی۔اس کے بعد اس سورج کو بھی غروب ہونا تھا۔

پینٹنگ بلاشبہ بہت خوبصورت تھی لیکن اریبہ نے اب غور سے دیکھی تھی۔

"ماہی! یہ کیا بنایا ہے تم نے؟"

اریبہ کی آواز کی بے چینی محسوس کر کے ماہی مبہم سا مسکرائی تھی۔کینوس کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے تین لفظ ادا کیے تھے۔

"یہ زیست ہے"

www.novelsclubb.com

" زیست؟"

اریبہ نے نا سمجھی سے ماہی کو دیکھا۔

"ہاں! زیست مطلب زندگی۔"

"ماہی یہ زندگی کیسے ہے؟ تمہاری باتیں مجھے الجھا رہی ہیں۔"

"اریبہ یہ زندگی کی حقیقت ہے۔"

"بیٹھو میں تمہیں سمجھاتی ہوں"

www.novelsclubb.com

ماہی اپنے سٹول سے اُٹھ کر اریبہ کو بیٹھنے کا اشارہ کرتی خود دوسرا سٹول لا کر اسکے بالکل سامنے بیٹھی تھی۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے مدمقابل تھیں اور کینوس ایک سائڈ پہ پڑا ان دونوں کے درمیان معلوم ہوتا تھا ایسے کہ گردن کو ہلکا سا خم کر کے کینوس کو دیکھا جاسکتا تھا۔

"دیکھو اریبہ! یہ زندگی کی حقیقت ہے ایسا مجھے لگتا ہے۔"

"کیسے؟"

اب اس کے انداز میں بے چینی حد سے زیادہ ہوتی جارہی تھی۔

"انسان کو زندگی گزارنے کے لیے کتنے راستے دیے گئے ہیں؟"

"دو"

یک لفظی جواب دیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

بالکل! انسان کو زندگی گزارنے کے دو راستے دیے گئے ہیں ایک بھلائی کا اور ایک "
گمراہی کا۔اب یہ انسان پہ انحصار کرتا ہے کہ وہ دونوں راستوں میں سے کس راستے
کا انتخاب کرتا ہے۔یہ انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ اپنی زندگی کو کہاں لے جائے
گا۔یہ حق اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیا ہے کہ وہ اپنی کوششوں سے اگر چاہے تو اپنی
"زندگی سنوار لے۔انسان اگر چاہے تو اپنی دنیا و آخرت سنوار سکتا ہے۔

وہ سانس لینے کو رکی تھی۔

ماہی میں متفق ہوں تمہاری بات سے۔انسان چاہے تو اپنی زندگی میں کیا کچھ نہیں "
"بدل سکتا۔۔۔۔۔۔لیکن اگر چاہے تب نا۔۔۔۔۔

"اچھا ادھر دیکھو "

ماہی نے اسی پاس پڑے کینوس کی طرف اس کی توجہ مبذول کرائی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم نے دائیں جانب کے اختتام کی طرف غور کیا؟ دایاں مطلب سیدھا راستہ۔ "

سیدھے راستے پہ چلنے والوں کی زندگی کا اختتام ہمیشہ خوبصورت ہوتا ہے۔ اسی

مناسبت سے سیدھے راستے کا اختتام نہایت خوبصورت بنایا ہے میں نے۔

اور بائیں جانب کی قطاروں کے اختتام پر غور کرو۔ ان کا انجام خوبصورت نہیں ہے

بلکہ نہایت بھیانک ہے۔ دل دہلا دینے والا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سیدھا

"راستہ چھوڑنے والوں کی زندگی کبھی خوبصورت انجام نہیں پاتی۔

اریبہ بہت غور سے ماہی کو اور ماہی بہت غور سے کینوس کو دیکھ رہی تھی۔

"اور یہ جو کبھی پھولوں اور کبھی زرد پتوں کا راستہ ہے اس کا کیا؟ "

اریبہ کی طرف سے سوال داغا گیا تھا۔

"اگر تم ان پھولوں اور کانٹوں بھرے راستے پہ غور کرو تو یہ زندگی کے سفر میں درپیش اونچ نیچ کا سلسلہ ہے۔کیونکہ زندگی تو کسی کی بھی آسان نہیں ہوتی۔زندگی میں مسائل آتے رہتے ہیں۔بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنی زندگی سے مطمئن ہوں۔

جو راستہ پھولوں سے بنا ہے وہ خوشی کے وقت کی نوید ہے اور جو راستہ زرد پتوں کی زد میں ہے وہ مشکلات کی عکاسی کرتا ہے۔

دائیں جانب کی پہلی قطار اور بائیں جانب کی پہلی قطار اگر دیکھو تو ملتی جلتی ہیں۔کبھی بہار ہے تو کبھی خزاں کا راج ہے۔لیکن اختتام ایک کا خوبصورت ہے اور دوسری کا کربناک۔اسکی وجہ جانتی ہو کیا ہے؟"

اریبہ نے ہلکے سے سر نفی میں ہلایا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ سیدھے راستے پر گامزن ہوتے ہیں نا وہ اپنی زندگی " کا سفر اچھے سے طے کرتے ہیں۔ زندگی میں آنے والے نشیب و فراز کو وہ اللہ کا فیصلہ سمجھتے ہیں اور ہمیشہ اپنے خالق کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اپنی زندگی میں آنے والی خوشیوں کو وہ اللہ کا انعام سمجھ کر قبول کرتے ہیں۔ اور غموں کو وہ اللہ کی طرف سے آزمائش سمجھ کر اپنے مشکل وقت میں ثابت قدم رہنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ وہ لوگ اللہ سے جڑے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے غموں کو بھی اللہ کی رضا مانتے ہیں۔ ان کے نزدیک ان کی زندگی میں آنے والے سب مسائل اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ وہ اپنی زندگیوں سے مطمئن ہوتے ہیں اسی لیے ان کی زندگی ایک "حسین انجام پاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

" اور وہ لوگ جو سیدھا راستہ چھوڑ دیتے ہیں وہ کبھی اپنی زندگی سے مطمئن نہیں ہوتے۔اللہ تعالیٰ انہیں نوازتا ہے، بہت نوازتا ہے۔ لیکن وہ خدا کا شکر ادا نہیں کرتے جو ان کی تباہی کا باعث بن جاتا ہے۔وہ اپنی زندگی میں آنے والی خوشیوں کو اپنا حق سمجھتے ہیں نا کے خالق کا احسان۔وہ اپنے غموں میں خدا کی ناشکری کر جاتے ہیں۔اپنی خوشیوں میں وہ ہر وہ کام کر جاتے ہیں جو اللہ انہیں منع فرماتا ہے۔وہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ ان کی زندگی میں آنے والے غموں کے دورا ہے خدا کی طرف سے کوئی آزمائش بھی ہو سکتے ہیں۔اسی لیے ان کی زندگیاں کربناک انجام پاتی ہیں۔"

"اور جو دائیں طرف کا خزاں میں لپٹا راستہ ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ "

ایک اور سوال حاضر تھا جس کا ماہی کو جواب دینا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کے بہت قریب ہوتے ہیں۔ان کی ساری زندگی مشکلات میں گزر جاتی ہے۔ان کی زندگی میں مختلف طریقوں سے ان کی آزمائش کی جاتی ہے۔ لیکن وہ ثابت قدم رہتے ہیں۔ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اس لیے اللہ ان کی زندگی کے انجام خوبصورت کر دیتا ہے۔ان کی آخرت بہت خوبصورت ہوگی۔ اتنی کہ وہ اپنی زندگی کے تمام آزمائشی لمحات کو بھول کر اللہ کی بے شمار نعمتوں سے مستفید ہوں گے۔"

"اور جانتی ہو کہ ان لوگوں میں کچھ وہ لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جو سر سے پاؤں تک گناہوں میں ڈوبے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ بھی خوبصورت انجام پاتے ہیں کیونکہ اللہ ان کو ھدایت سے نواز دیتا ہے۔مجھے لگتا ہے کہ ایسے لوگ زیادہ خوش قسمت ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے سامنے زندگی کے وہ پہلو آشکار ہوتے ہیں جو ایک عام انسان کی نظروں سے اوجھل ہوتے ہیں۔"

اب اریبہ کا مرکزِ نگاہ بھی وہ کینوس تھا۔

اب بائیں طرف کی دوسری قطار کے خوبصورت راستے کے پیچھے کی حقیقت پہ " غور کرو تو وہ یہ ہے کہ یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ ان نعمتوں پہ اللہ کی ذات کا شکرادا نہیں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہے وہ صرف اور صرف ان کی اپنی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اپنی دولت کے زعم میں وہ آدم زاد اپنی حقیقت بھول جاتے ہیں۔ ہر وہ چیز جسے غلط قرار دیا گیا ہے، ہر وہ کام جسے حرام کہا گیا ہے یہ لوگ وہ کرتے ہیں۔ اور پھر وہ اپنے کیے گئے کاموں پہ خدا سے معافی طلب کرنے کی بجائے فخر محسوس کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی زندگی عیش میں گزرتی ہے لیکن آخرت خوبصورت نہیں ہوتی۔ ان لوگوں کے انجام دردناک ہوتے ہیں۔"

"ماہی! میں الجھ گئی ہوں۔ "

اریبہ کھوئی ہوئی آواز میں بولی تھی۔

"کیا الجھن ہے؟ "

دائیں جانب کی جو دوسری قطار ہے، تم نے کہا کہ یہ ان لوگوں کو ظاہر کرتی ہے " جو خدا کا شکر ادا کرتے ہیں ہر حال میں لیکن آخر میں تم نے یہ کہا کہ ان میں وہ لوگ بھی شامل ہوں گے وہ سر سے پیر تک گناہوں میں ڈوبے ہوں گے۔"

www.novelsclubb.com
NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاں ! میں نے ایسا ہی کہا۔وہ لوگ خوبصورت انجام اس لئے پائیں گے کیوں کہ وہ "ہدایت پا چکے ہوں گے۔"

ماہی پر سکون سی بولی تھی۔

"تو اگر وہ ہدایت پا سکتے ہیں تو بائیں جانب والے کیوں نہیں؟"

ہدایت اسے دی جاتی ہے جو ہدایت کا طلب گار ہو۔جو خدا کی ذات سے ہدایت" طلب ہی نہیں کرتا اسے ھدایت نہیں دی جاتی۔ان لوگوں پہ تو خدا کا خاص کرم ہوتا ہے کہ وہ لاکھ گناہ کر لیں لیکن ان کے دل میں ہدایت کا جزبہ آ ہی جاتا ہے۔

"دلوں میں ہدایت کا جزبہ بھی خدا کی ذات ڈالتی ہے۔

www.novelsclubb.com

توجو خدا انہیں ہدایت دے سکتا ہے وہ ان لوگوں کو کیوں نہیں دے سکتا جن کی "

"زندگیاں اچھے انجام نہیں پاتیں؟

اریبہ ماہی کی بات کاٹ کر اپنے سوال کو مزید واضح انداز میں بیان کر گئی تھی۔

اریبہ یہ خدا کی تقسیم ہے۔یہ خدا کے فیصلے ہیں۔ہم تو بے وقعت سے انسان ہیں۔"

ہماری اتنی اوقات نہیں کہ ہم اللہ سے اس قسم کا کوئی سوال کر سکیں۔خدا کی تقسیم

"پہ سوال اٹھا کر اپنے ایمان کو کمزور نہیں کرتے اریبہ۔

جانتی ہو قرآن پاک میں آتا ہے کہ "

جسے اللہ چاہے گمراہ کر دے اور جسے چاہے اسے صراطِ مستقیم پر چلا دے۔

(الانعام: آیت 39)

اریبہ نے اب ایک پرسکون سی سانس خارج کی تھی۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ ہدایت اور توفیق صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ خوش نصیب لوگ ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے اور ہدایت کے راستے پہ ڈال دیتا ہے۔

ایک اور آیت کا حوالہ ہے کہ

www.novelsclubb.com

اللہ جسے گمراہی میں ڈال دے اسے کوئی راستہ دکھانے والا نہیں۔اور جسے وہ "

"ہدایت دے اسے بھٹکانے والا بھی کوئی نہیں۔

(الزمر: آیات 36،37)

ایک سکون کی لہر اریبہ کے وجود میں دوڑ گئی تھی۔ماہی اس کے چہرے سے اندازہ لگا چکی تھی کہ اب وہ قدرے سکون میں ہے۔

"ماہی! تم کون سی راہ کی مسافر ہو؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کوئی بھی انسان اپنی سمت کا تعین خود نہیں کرتا لیکن پھر بھی جو انسان بھلائی اور "
"گمراہی کے راستوں کے انجام سے باخبر ہو وہ کس راہ پہ چلنا چاہے گا؟

"تو مطلب تم سیدھی راہ کی مسافر بننا چاہتی ہو؟"

"صرف میں نہیں تم بھی۔"

"ہاں میں بھی۔"

www.novelsclubb.com

میں نہیں جانتی کہ مجھے ہدایت کی راہ پہ چلتے چلتے اپنی منزل کو پانے کے لیے کتنی"
مسافت طے کرنی پڑے گی لیکن میں سب کچھ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہتی ہوں۔
"میں چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے سیدھے راستے کے لیے چن لیں۔

"انشاءاللہ ہمیں چن لیا جائے گا۔"

"انشاءاللہ"

اس سے پہلے کہ ماہی کچھ بولتی اریبہ ایک دفعہ پھر شروع ہو چکی تھی۔

"ایک آخری سوال۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ماہی نے ایک لمبی سانس لی

(ایک یہ لڑکی اور دوسرے اس کے سوال)

"پوچھو۔"

"یہ ڈھلتا سورج؟"

"یہ اس بات کا گواہ ہے کہ ہر چیز کو زوال ہے۔ہر چیز نے مٹ جانا ہے۔سب خاک میں مل جائے گا۔دائم صرف خدا کی ذات ہے۔اور بلاشبہ بادشاہت صرف اور صرف اسی کی ہے۔"

www.novelsclubb.com

اریبہ آج ماہی کی سوچ پہ حیران ہوئی تھی۔اسے آج حیرت کے شدید جھٹکے لگے تھے۔

ماہی اریبہ کو حیران پریشان چھوڑ کر اٹھنے ہی والی تھی کہ اریبہ نے جلدی سے اسکا ہاتھ تھاما تھا۔

"ماہی! تم اتنا اچھا کیسے سوچ لیتی ہو؟میرا مطلب اتنا گہرا؟ "

ماہی نے اس سوال پہ مصنوعی تیوری چڑھائی تھی۔

"میرے خیال سے پچھلا سوال تمہارا آخری سوال تھا۔نہیں؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا نا بس اسکا جواب دو۔اب نہیں کچھ پوچھتی۔"

اریبہ نے ملتجی سے انداز میں کہا تھا۔

"میں نہیں جانتی۔"

"اب یہ کیا جواب ہوا بھلا؟"

www.novelsclubb.com

وہ ایک اور سوال کر چکی تھی۔

"اریبہ!"

اب کی بار ماہی نے دانت پیسے تھے۔

"میں نہیں جانتی یہ سب میرے دماغ میں کہاں سے آتا ہے۔بس آجاتا ہے۔"

ماہی اریبہ کو جواب دیتی اٹھ کر پیچھے پڑے کینوس درست کرنے لگی تھی۔ان میں سے کسی پہ تپتے صحرا کا منظر تھا تو کسی پہ سمندر کا۔وہ مکمل کینوس بڑی شان سے اب ایک بڑی سی شلف پہ رکھے جا چکے تھے۔

"ماہی!"

"ہمممم؟"

ماہی کا مصروف سا انداز۔

"چائے پیو گی؟"

(ایک اور سوال)

"نہیں کافی"

"اوکے، چینی کتنے چمچ؟"

www.novelsclubb.com

(ایک اور سوال)

ماہی کا تپاتپا سا چہرہ اریبہ کو مزہ دے رہا تھا۔اس لئے وہ مزید اسے زچ کر رہی تھی۔

"ود آؤٹ شوگر"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

احسان کرنے والے انداز میں جواب دیا گیا تھا۔

"اوہ ماہی تم نے بتایا نہیں"

اریبہ نے حیرت سے بھرپور آواز نکالتے ہوئے سر پہ ہاتھ مارا تھا۔

"کیا نہیں بتایا میں نے؟"

www.novelsclubb.com

"یہی کہ تمہیں شوگر ہے"

ماہی غم وغصے کی ملی جلی کیفیت سے اسے بس گھور کر رہ گئی تھی کیونکہ اریبہ محترمہ اب ماہی سے کافی فاصلے پر دروازے پہ کھڑی تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"گیٹ لاسٹ"

"اوکے میں جارہی۔"

اریبہ ماہی کو دیکھ کر ڈرنے کی اداکاری کرنے لگی۔

"ہاں جی جانا بھی چاہیے۔"

"ماہی میں سچ میں جاؤں؟"

www.novelsclubb.com

اریبہ !اب اگر تم ایک منٹ بھی یہاں کھڑی رہی تو میں اس بات کی کوئی گارنٹی "نہیں دے سکتی کہ تمہارے سر پہ کوئی ایک بھی بال سلامت رہے۔"

اریبہ نے ماہی کا لال چہرہ دیکھ کر یہاں سے جانے میں ہی عافیت جانی تھی کیونکہ وہ اس کو اچھا خاصا تپا چکی تھی۔اس کو اپنے بال بھی تو بہت عزیز تھے۔

اب کی بار وہ ہنستے ہوئے شرافت کا مظاہرہ کرتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی تھی۔

"پاگل کہیں کی۔"

پیچھے ماہی اس کو پاگل کے لقب سے نوازتی چیزیں پٹخنے لگی تھی۔

ماہی اریبہ کو جتنا بھی برا بھلا کہتی لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ اریبہ میں اس کی جان بستی تھی۔اور حقیقت تو حقیقت ہوتی ہے یہ بھلا کب بدلی جاتی ہے؟وہ بلاشبہ اللہ کا بیش قیمت تحفہ تھی ماہی کے لیے۔

ماہی نے ایک بار پھر کینوس کو دیکھا تھا۔

راستہ زیست کا کہتے ہیں کہ ہموار نہیں

مدھر سی آواز میں اس کے لبوں سے یہ جملہ ادا ہوا تھا۔

ختم شد!

www.novelsclubb.com

For more updates follow the official page of writer……!

https://www.instagram.com/by_javeria

www.novelsclubb.com